خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 48-83 نمبر 42 | منگل 26 شوال - 1418ھ 24 تبلیغ 1377ہش 24-فروری 1998ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بت پرستوں کا شرک تو موٹا ہوتا ہے کہ پتھر بنا کر پوجا کرتے ہیں یا کسی درخت یا اور شئے کی پرستش کرتے ہیں اس کو تو ہر ایک عقل مند سمجھ سکتا ہے کہ یہ باطل ہے۔ یہ زمانہ اس قسم کی بت پرستی کا نہیں ہے بلکہ اسباب پرستی کا زمانہ ہے اگر کوئی بالکل ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہے اور ست ہو جاوے تو اس پر تو خدا کی لعنت ہوتی ہے لیکن جو اسباب کو خدا بنا لیتا ہے وہ بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اس وقت یورپ دو شرکوں میں مبتلا ہے۔ ایک تو مردہ کی پرستش کر رہا ہے اور جو اس سے بچے ہیں اور مذہب سے آزاد ہو گئے ہیں وہ اسباب کی پرستش کر رہے ہیں اور اس طرح یہ اسباب پرستی مرض دق کی طرح لگی ہوئی ہے اور یورپ کی تقلید نے اس ملک کے نوجوانوں اور نو تعلیم یافتہ لوگوں کو بھی ایسی مرض میں مبتلا کر دیا ہے وہ اب سمجھتے ہی نہیں ہیں کہ ہم (دین حق) سے باہر جا رہے ہیں اور خدا پرستی کو چھوڑ کر اسباب پرستی کے دق میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ یہ دق دور نہیں ہو سکتی اور اس کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا جب تک انسان کے دل میں خدا کی ایک نالی نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے فیض اور اثر کو اس تک پہنچاتی ہے اور یہ نالی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان ایک منکسر النفس ہو جائے اور اپنی ہستی کو بالکل خالی سمجھ لے۔ جس کو فنا نظری کہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 3)

محترم ڈاکٹر مقصود الحسن نوری صاحب کا اعزاز

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکرم ڈاکٹر مقصود الحسن نوری صاحب کا نام انٹرنیشنل ہوز ہو WHO'S WHO آف پروفیشنلز 1998ء میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ ایک گراں قدر عالمی اعزاز ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اس اعزاز پر خوشی کا اظہار فرمایا ہے اور اس اعزاز کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے عاجز بندوں پر ایک رحمت اور فضل قرار دیا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے انٹرنیشنل ریلیشنز میں قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم ایس سی اور اسی مضمون میں آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی کینبرا سے ایم اے اور یونیورسٹی آف ساؤتھ کیرولینا' کولمبیا' امریکہ سے انٹرنیشنل سٹڈیز میں پی ایچ ڈی کیا ہوا ہے اور آپ آج کل انسٹی ٹیوٹ آف ریجنل سٹڈیز اسلام آباد میں سینئر ریسرچ آفیسر ہیں۔

موصوف کی مزید ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ محترم محمد سعید اختر صاحب انجینئر نیو سمن آباد لاہور کو مورخہ تین فروری کو شدید ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ تمام احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کی دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اخوند فیاض احمد صاحب (وفات یافتہ) کی بائیں آنکھ کا بوجہ موتیا اپریشن متوقع ہے موصوفہ کی صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم تنویر احمد صاحب کارکن دفتر الفضل ربوہ کو مورخہ 98-2-2 کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام "منزہ ملیحہ" تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب آف دارالعلوم جنوبی ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد امین صاحب آف چک نمبر 565 گ۔ب ضلع فیصل آباد کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو سعادت مند' با عمر اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم صفدر نذیر گولیکی مربی دعوت الی اللہ ضلع حیدر آباد سندھ کو مورخہ 98-2-3 کو بیٹی عطا فرمائی ہے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بیٹی کا نام اربیہ صفدر عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم رانا محمد بخش صاحب (وفات یافتہ) کی نواسی' مکرم چوہدری نذر محمد نذیر صاحب گولیکی کی پوتی اور حضرت مولوی حیات محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پڑنواسی ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر سعادت مند بنائے۔

○ مکرم لیاقت علی انجم صاحب کارکن خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 29- جنوری 1998ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام صداقت احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نور محمد 23/9 دارالیمن وسطی ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب اولڈ سول لائن سرگودھا کا نواسہ ہے۔ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

اگر تم کوئی بلندی اور عظمت چاہتے ہو تو خدا کے علم میں غرق ہو جاؤ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی خدمت میں بھی ایک ایسا صوفی پہنچا تھا ایک بار اور بڑے اس نے تکبر کے ساتھ کہا کہ میں چند سوال لے کے آیا ہوں میرے جواب دیں آپ فوری طور پر۔ آپ نے فرمایا بتاؤ۔ اس نے کہا کہ یہ بتائیں اگر کوئی کشتی پر سفر کر رہا ہو اور کنارا آجائے تو کنارے پر پہنچنے کے بعد کشتی میں بیٹھا رہے اس کو آپ کیا سمجھیں گے۔ اس کو آپ بے وقوف اور پاگل کہیں گے یا دانا سمجھیں گے۔ حضرت (امام جماعت الثانی) نے فرمایا میرا جواب یہ ہے کہ اگر وہ لامتناہی سمندر میں سفر کر رہا ہے تو جہاں کنارہ سمجھ کے اترا وہیں ڈوبا۔ اور اچانک وہ سمجھ گیا۔

جس مسئلے کا جواب اس کو دنیا میں کہیں نہیں ملا تھا وہ بے اختیار بول اٹھا کہ مسئلہ حل ہو گیا۔ وہ صوفیوں کا ایک فرقہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ جب خدا کو پا لیا تو عبادتوں کی کیا ضرورت ہے۔ خواہ مخواہ پانچ وقت کی "عبادتیں" اور (احکام دینیہ) کی پابندی یہ چیزیں تو خدا کے حصول اور اس کی تلاش کے لئے ہیں۔ جب ہم نے پا ہی لیا تو پھر کیا ہے۔ مگر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی بات کو سمجھ گئے اور کیسا عمدہ جواب دیا کہ تم اس کو پانے کا دعویٰ کر رہے ہو جو لامحدود ہے اور تم محدود ہو۔ اس لئے جہاں یہ دعویٰ کیا وہیں غرق ہو جاؤ گے۔ تو تکبر ہے جو انسان کو غرق کر دیتا ہے اور

تکبر بھی اندھیروں کی پیداوار ہے۔ کبیر کہلانے کا حق صرف اس کا ہے جو جانتا ہے۔ پس دیکھیں اس آیت کے ہر لفظ کو ہر لفظ کے ساتھ خدا نے ایسے رشتوں میں باندھا ہے کہ وہ ظاہری طور پر بھی دکھائی دیتے ہیں اور گہرائی میں بھی مسلسل چلتے ہیں۔

پس اگر تم کوئی بلندی چاہتے ہو' اگر عظمت چاہتے ہو تو اللہ کے علم میں غرق ہو جاؤ اور اس کے علم کو اپنا لو' اس کے علم کے سائے تلے چلو۔ تب تمہارے لئے بچنے کا امکان ہے اور پھر تمہاری حفاظت ہو گی۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو تمہاری نہ نیکی کی کوئی قیمت ہے نہ بدی کی کوئی حیثیت سب کچھ خدا کی نظر میں برابر ہی ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

صابروں کے واسطے خدا تعالیٰ نے بے حساب اجر رکھے ہوئے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

24 تبلیغ 1377 ہش   24 فروری 1998ء

محنت سے زیادہ خلوص

محنت زیادہ کی جاتی ہے یا کم' کام مشکل ہے یا آسان' کوئی شخص کتنی مشقت برداشت کرتا ہے' یہ ساری باتیں اپنی جگہ پر' لیکن دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ اس کام کے لئے انسان کس قدر خلوص کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بعض لوگ بڑی بڑی مشقتیں برداشت کرتے ہیں۔ خاصی زیادہ محنت کو بروئے کار لاتے ہیں اور کام بھی ان کا کوئی آسان نہیں ہوتا۔ لیکن ضروری نہیں کہ انہیں کسی اور شخص سے زیادہ اہمیت دی جائے حالانکہ وہ شخص ان سے محنت بھی کم کرتا ہے مشقت بھی کم برداشت کرتا ہے اور اس کا کام ہے بھی آسان۔ دراصل محنت کرنا اور مشقت برداشت کرنا' اور کام کا مشکل یا آسان ہونا یہ ظاہری باتیں ہیں جہاں تک باطنی بات کا تعلق ہے وہ اس خلوص سے تعلق رکھتی ہے جس سے کوئی کام کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات محنت تو کی جاتی ہے اور مشقت بھی برداشت کی جاتی ہے لیکن اس سے دل میں بشاشت نہیں پیدا ہوتی۔ بلکہ شکوے کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور اگر ایسا ہو تو کوئی محنت اور مشقت کو کیا کرے۔ دیکھنے والی بات نیت اور خلوص ہے۔ اس سلسلے میں ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک مختصر سا ارشاد پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کی نگاہ انسان مخلص کے دل کے ایک نقطے پر ہوتی ہے۔ جسے وہ دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اس کی خاطر وہ خوش دلی سے ہر صعوبت مکروہ کو برداشت کرلے گا۔ یہ ضرور نہیں کہ کوئی بڑی بڑی مشقتیں کرے اور دائم حاضر باش رہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خاکروب ہمارے مکان میں آکر بڑی تکلیف اٹھاتا ہے اور جو کام وہ کرتا ہے ہمارا ایک بڑا معزز مخلص دوست وہ کام نہیں کر سکتا۔ تو کیا ہم اپنے وفادار احباب کو بے قدر سمجھیں اور خاکروب کو معزز و مکرم خیال کریں۔ بعض ہمارے ایسے بھی احباب ہیں جو مدتوں کے بعد تشریف لاتے ہیں اور انہیں ہر وقت ہمارے پاس بیٹھنا میسر نہیں آتا مگر ہم خوب جانتے ہیں کہ ان کے دلوں کی بناوٹ ایسی ہے اور وہ اخلاص و مودت سے ایسے خمیر کئے گئے ہیں کہ ایک وقت ہمارے بڑے بڑے کام آسکتے ہیں۔ نظام قدرت میں بھی ہم ایسا ہی دیکھتے ہیں کہ جتنا شرف بڑھ جاتا ہے محنت کا کام ہلکا ہو جاتا ہے"۔

گویا کہ تعلقات میں اصل بات نیت اور خلوص کی ہوتی ہے۔ نیت اچھی نہ ہو۔ دل میں خلوص کا جذبہ نہ ہو تو ظاہراً طور پر انسان کچھ ہی کرتا نظر آئے وہ یہ بھی دکھانے کی کوشش کرے گویا وہ اپنی جان دینے کے لئے تیار ہے تو اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے جو انسان کے اخلاص کی قدر کی وجہ بیان کی ہے وہ یہی ہے کہ جس انسان کے دل میں خلوص ہوتا ہے اس سے کسی وقت بھی غلط کام نہیں ہو سکتا۔ اس سے کسی وقت بھی کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ گویا کہ وہ سلامتی ہی سلامتی ہوتا ہے۔ خود بھی سلامتی ہوتا ہے اور اپنے ماحول میں بھی سلامتی پھیلاتا ہے۔ حضرت صاحب نے جو یہ مثال دی ہے کہ بعض احباب مدتوں بعد تشریف لاتے ہیں اس سے یہ بات واضح ہے کہ انسان کے مختلف حالات ہونے کی وجہ سے بعض کام ایک شخص دوسرے سے کم تو کرتا ہے لیکن اخلاص میں کم نہیں ہوتا۔ جو احباب مدتوں بعد تشریف لایا کرتے تھے انہیں خدا جانے دوسرے کتنے کام تھے جو ان کی زندگی کو بہتر طور پر گذارنے کے لئے مفید اور ضروری تھے۔ پھر جب بھی انہیں وقت ملتا تھا وہ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو جاتے تھے۔ وقت بھی بے شک کم ہو لیکن جس خلوص کے ساتھ وہ آتے تھے وہ انہیں حضرت صاحب کے پسندیدہ احباب بنا دیتا تھا۔ ان میں کوئی بناوٹ نہیں ہوتی تھی۔ کوئی تصنع نہیں تھا۔ وہ انتہائی محبت کے ساتھ آتے تھے اور انتہائی محبت کا اظہار کرتے۔ چاہے تھوڑا ہی وقت کیوں نہ ملے واپس جاتے تھے۔

حقیقت میں یہی بات انسان کو شرف دیتی ہے اور اسی سے انسان کا شرف بڑھتا ہے اور جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ شرف کے بڑھنے سے محنت کم ہو جاتی ہے۔ یعنی جتنا اخلاص زیادہ ہو اتنی ہی تھوڑی محنت اور تھوڑی مشقت کی بھی زیادہ پذیرائی ہوتی ہے۔

پس محنت کرنی تو ضرور چاہئے مشقت برداشت کرنے کی طرف بھی مائل رہنا چاہئے لیکن یہ بات کبھی نہ بھولیں کی صرف محنت اور مشقت شرف کا باعث نہیں۔ حقیقی طور پر نیت اور اخلاص انسان کی عزت افزائی کرتے ہیں۔ نیت صاف ہو۔ دل میں جذبہ خلوص ہو تو یقیناً قدر بڑھ جاتی ہے۔

پس آیئے ہم اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں اپنی محنت کو مشقت کو اتنی اہمیت نہ دیں جتنی اپنی نیت اور خلوص کو۔ اللہ تعالیٰ اس بات میں ہماری مدد فرمائے۔ ہماری نیتوں کو صاف اور نیک رکھے اور ہمیں خلوص دل عطا فرمائے۔ آمین

میں نے جو کچھ کہا غلط تو نہیں
آپ کیوں ہو گئے ہیں چیں بہ جبیں
ہے اگر یہ گناہ تو اے دوست
آپ کے شہر میں بھی ہے کہ نہیں
جس ترازو میں تولتے ہیں آپ
وہ ترازو تو ٹھیک ٹھاک نہیں

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

سلیم شاہجہانپوری

شاہ آباد ضلع ہردوئی (یو۔پی' انڈیا) میں حضرت بانی سلسلہ کے ایک رفیق

حضرت حکیم انوار حسین خان صاحب

محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کراچی سے لکھتے ہیں۔

مکرم و محترمی جناب مولانا نسیم سیفی صاحب
(سلام)

آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ "حیات حضرت مختار" زیور طبع سے آراستہ ہو کر مارکیٹ میں آگئی ہے۔ حضرت صاحب کو ایک نسخہ پیش ہو چکا ہے حضرت صاحب نے اس کی مقبولیت کی دعا کی ہے۔ محترم انور ندیم علوی کی وساطت سے آپ کو ایک نسخہ پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ حسب سابق اس کتاب پر بھی ایک بھرپور تبصرہ رقم فرما کر احباب کو تحریک فرماویں گے تاکہ میری محنت ٹھکانے لگے۔

میں کوشش کر رہا ہوں کہ "تاریخ احمدیت یو۔پی" کے لئے مواد تیار کر دوں تاکہ آنے والے مورخ احمدیت معلومات سے استفادہ کر سکیں۔ اس سلسلے میں میرے پیش نظر یو۔پی کے مندرجہ ذیل شہر ہیں:۔

بنارس' الہ آباد' کان پور' آگرہ' لکھنؤ' شاہجہان پور' رام پور' بریلی' مراد آباد' سہارن پور' میرٹھ اور دہلی وغیرہ۔

میں یہ کام اپنی یادداشت سے لے رہا ہوں کیونکہ مجھے دوران تعلیم' دوران ملازمت' دوران دعوت الی اللہ اور دوران سیاحت ان مقامات پر جانے' قیام کرنے اور وہاں کے احمدی خاندانوں کے افراد سے ملنے کے بیشتر مواقع حاصل ہوئے جو میری معلومات اور یادداشت کا ایک حصہ بن گئے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ میرا حافظہ ابھی تک میرا ساتھ دے رہا ہے۔

آج ایک مضمون یادرفتگان کے عنوان سے حضرت حکیم انوار حسین خاں صاحب' رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی۔ یو۔پی و رفیق حضرت بانی سلسلہ (-) کے مختصر سوانح پر مشتمل ہے۔ اگر آپ نے تعاون فرمایا تو آئندہ بھی یہ سلسلہ قائم رہے گا اور میں جلد جلد یہ مضامین آپ کی خدمت میں ارسال کرتا رہوں گا۔ اس سلسلہ میں آپ کی رائے اور مشورے میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

○○○

برصغیر ہندوستان کی تقسیم سے قبل انگریزوں نے ملک کا انتظام چلانے اور امن و امان قائم کرنے کے لئے ہندوستان کو بہت سے صوبوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ہر صوبے میں کئی کمشنریاں (Divisions) اور ہر کمشنری میں متعدد اضلاع ہوتے تھے پھر ہر ضلع میں کئی کئی تحصیلیں اور ان تحصیلوں کو بھی پرگنوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔

متحدہ بنگال' متحدہ پنجاب' مدراس' یو۔پی (یعنی آگرہ اور اودھ کا متحدہ صوبہ) صوبہ شمالی و مغربی سرحدی صوبہ بمبئی وغیرہ۔ ان صوبوں کے علاوہ بڑی بڑی دیسی ریاستیں مثلاً حیدر آباد دکن' کشمیر' بھوپال' جے پور' جودھپور' ٹونک اور رام پور وغیرہ تھیں۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے جب دعوت الی اللہ کے کام کی ابتداء "قادیان" کی گمنام بستی سے کی تو جہاں ایک طرف آپ کی کمزور آواز کو دبانے کے لئے مخالفت کا شور بلند ہوا تو دوسری طرف آپ کے حلقہ مریدین میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ یہ آواز نہ صرف ہندوستان کے گوشے گوشے میں پہنچی بلکہ سمندر پار یورپ اور امریکہ میں بھی سنائی دینے لگی۔ اور آج یہ عالم ہے کہ دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ آواز پہنچ نہ چکی ہو۔ اس خدائی آواز پر لبیک کہنے والے آج دور دراز کے ملکوں میں بھی موجود ہیں اور اپنے موجودہ امام کی راہنمائی میں عرفان الٰہی کے راستوں پر تیزی کے ساتھ گامزن نظر آتے ہیں۔

تاریخ احمدیت میں چند مشاہیر خدام کے علاوہ ان ہزارہا فدائیان احمدیت کا ذکر نہیں ملتا جنہوں نے ہندوستان کے ہر صوبے میں پیغام احمدیت کو پھیلانے کے لئے اپنی تمام توانائیاں صرف کر دیں اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی نظام امامت سے وابستہ رکھنے کے لئے اپنی بھرپور کوششیں جاری رکھیں۔ راقم الحروف کا تعلق چونکہ ہندوستان کے صوبہ یو۔ پی۔ سے ہے (جس کو اب اتر پردیش کا نام سے یاد کیا جاتا ہے) اس لئے میں نے یادرفتگان کے اس موضوع کو "شاہجہان پور" سے شروع کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس سلسلہ کی پہلی کڑی وہ مضمون تھا جو میں نے "شاہجہان پور کا ایک فدائی احمدیت خاندان۔ احمدی اینڈ کو" کے عنوان سے سپرد قلم کیا۔ دوسرا مضمون "(-) غلام جبار۔ بریلی کے ایک مخلص احمدی خادم"۔ تیسرا مضمون جو آج زیر قلم ہے شاہ آباد ضلع ہردوئی یو۔ پی کے ایک مشہور خاندان کے چشم و چراغ حضرت حکیم انوار حسین خاں صاحب سے تعلق رکھتا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ یو پی کے تمام چھوٹے بڑے شہروں کے احمدی خدام کے بارے میں اپنی معلومات کو ضبط تحریر میں لے آؤں تاکہ آئندہ کے مورخ احمدیت کو یہ مواد کام دے سکے۔ اس سلسلہ میں یو۔پی کے مشہور شہر لکھنؤ۔ مراد آباد۔ رام پور۔ سہارن پور۔ میرٹھ بدایوں' بنارس۔ الہ آباد۔ کان پور وغیرہ کے خدام احمدیت میرے پیش نظر ہیں۔ (اللہ نے چاہا) یہ مضامین بہت معلومات افزاء دلچسپ اور ایمان افروز ہوں گے۔ میں اس مضمون کے ذریعہ۔ ہندوستان کے دیگر صوبوں سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب سے بھی درخواست کر رہا ہوں کہ وہ بھی اپنے اپنے صوبہ سے تعلق رکھنے والے مشاہیر خادمان سلسلہ کے حالات ضبط تحریر میں لا کر سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں محفوظ کرا دیں۔ یہ ایک ضروری امر ہے جس کی طرف توجہ دلانا میرا فرض ہے جو میں نے اس مضمون کے ذریعہ ادا کر دیا ہے۔

اس ضروری تمہید کے بعد میں موضوع زیر قلم کی طرف آتا ہوں اور حضرت حکیم انوار حسین خاں صاحب شاہ آبادی کے حالات پر کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش کرتا ہوں:۔

حضرت حکیم انوار حسین خاں صاحب شاہ آبادی کے آباؤ اجداد افغانستان کے قبیلہ حسن زئی اور یوسف زئی سے تعلق رکھتے تھے جو نقل مکانی کر کے ہندوستان میں آباد ہو گئے تھے۔

مغل شہنشاہ شاہجہان کے زمانے میں جب شمالی ہندوستان میں بغاوت کے آثار ظاہر ہوئے تو بادشاہ نے اس کے استیصال کے لئے حکیم صاحب کے خاندان کے بہادر نوجوان سپاہیوں اور سپہ سالاروں کو چنا جنہوں نے بڑی جیداری اور حکمت عملی سے بغاوت کے اس فتنہ کو ہمیشہ کے لئے دبا دیا۔ شاہجہان نے بطور خوشنودی ان بہادر سپاہیوں اور سرداروں کو جاگیریں عطا کیں شاہجہان پور جو صوبہ یو۔پی (اب اتر پردیش) کا مشہور شہر ہے' یہ دو بہادر سپہ سالاروں بہادر خاں اور دلیر خاں کو بطور جاگیر عطا ہوا۔ یہ علاقہ جنگلات سے گھرا ہوا تھا جہاں جاٹ قوم آباد تھی جن میں سے اکثر جرائم پیشہ تھے۔ ان بہادر سرداروں نے جنگلات کو صاف کرایا اور اس علاقہ کو جرائم پیشہ افراد سے خالی کرا لیا اور ایک خوبصورت شہر کی بنیاد ڈالی جو گرا اور کھنوت دو دریاؤں کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے نہایت سرسبز و شاداب اور باغوں کا شہر کہلاتا ہے۔ دونوں سپہ سالاروں بہادر خاں اور دلیر خاں کے مقبرے شاہجہانپور کے دو محلوں بہادر گنج اور دلیر گنج میں واقع ہیں۔

شاہ آباد جو ضلع ہردوئی میں واقع ہے یہاں حضرت حکیم صاحب کے خاندان کے لوگوں نے سپہ گری کے پیشہ کے ساتھ ہی ساتھ زراعت کو بھی ذریعہ معاش بنایا۔ کاشتکاری میں مفید اصلاحات کو رواج دے کر اور نت نئے تجربے کر کے اپنی زرعی اراضیات کو مفید سے مفید تر بنایا۔ علاوہ ازیں باغات میں پیوند کاری کے طریقے کو ایجاد کر کے آموں کی کئی قسمیں پیدا کیں۔ جو اب انہیں کے نام سے مشہور چلی آتی ہیں۔

حضرت حکیم انوار حسین خان صاحب اس علاقہ کے مشہور اور بااثر زمیندار شمار کئے جاتے تھے۔ یہ خاندانی اور ذاتی وجاہت کے مالک ایک شکیل و وجیہہ انسان تھے۔ ان کے چار بیٹے تھے سب سے بڑے عبدالغفار خاں تھے جو اس علاقہ کے بااثر زمیندار شمار کئے جاتے تھے۔ شکیل و وجیہہ انسان تھے' بڑے بارعب اور دبدبہ والی شخصیت کے مالک تھے۔ یہاں تک کہ دوستوں کے اصرار پر محکمہ پولیس میں آگئے اور اپنی عمدہ کارکردگی کی بنا پر برطانوی حکومت میں جلد ہی سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہو گئے۔

ان کے بیٹے عبدالجبار خاں نے جرمنی سے میڈیکل سائنس میں اعلیٰ ڈگری M.D اعزاز کے ساتھ حاصل کی۔ علاوہ ازیں دوسرے ممالک میں بھی فن طب و جراحت پر خصو ی تعلیم پائی۔ آج کل اسلام آباد میں غیر ملکی سفارت خانوں کے اعلیٰ پایہ کے ڈاکٹر ہیں۔

ایک اچھی بات

دنیا میں بہت بڑی نعمتوں میں سے ایک دیانت داری بھی ہے۔ ایک کروڑ پتی بددیانت وہ عزت نہیں حاصل کر سکتا جو ایک فاقہ سے مرنے والا دیانت دار حاصل کر سکتا ہے۔

حکیم صاحب کے دوسرے بیٹے عبدالستار خاں تھے۔ ان کے تین فرزند تھے۔ ان میں سے ایک وفات پا چکے ہیں دوسرے بیٹے ہندوستان میں ہیں زمینداری کے ساتھ وکالت کے پیشہ میں بھی کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ تیسرے بیٹے عبدالحکیم خاں یونائیٹڈ بینک لیمیٹڈ کراچی میں سینئر وائس پریذیڈنٹ کے عہدہ پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تیسرے بیٹے محمد یحییٰ خاں کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھیں۔ سب سے بڑے بیٹے کا نام عبدالمنان خاں تھا۔ جنہوں نے 1941ء میں رائل ایر فورس میں کمیشن لیا جو اس زمانہ میں تمام ہندوستانیوں خصوصاً مسلمانوں کے لئے مشکل تھا۔ دوسری جنگ عظیم میں برصغیر پاک و ہند کے وہ پہلے (-) ہوا باز تھے (Test Pilot) جو بعد ازاں ونگ کمانڈر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ انہوں نے 4۔ مارچ 1987ء کو وفات پائی۔

ان کے بیٹے خالد منان خاں نے انجینئرنگ یونیورسٹی سے بی۔ ای کیا اور فرسٹ کلاس کا اعزاز حاصل کیا۔ بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے حصول کی خاطر امریکہ چلے گئے جہاں سے انہوں نے M.S کی ڈگری حاصل کی۔ اور اب اپنے والد کی وفات کے بعد امریکہ سے مستقلاً پاکستان آگئے اور اپنے والد کی قائم کردہ فیکٹری خوش اسلوبی سے چلا رہے ہیں۔

محمد یحییٰ خاں کے دوسرے بیٹے عبداللطیف خاں نے بھی والد صاحب کی وفات کے بعد پیشہ کے طور سے ایر فورس کا ہی انتخاب کیا۔ دوران ملازمت جودھپور میں ٹریننگ کے دوران جہاز کو لینڈ کرتے ہوئے پہیئے نہ کھلنے کی وجہ سے جہاز اس سے رگڑ کھانے لگا۔ ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان کے تجربہ کار انسٹرکٹر ونگ کمانڈر Kelly نے یہ سمجھتے ہوئے کہ اس طرح جہاز کو آگ لگ جائے گی' جہاز سے باہر کی طرف چھلانگ لگا دی' مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ وہ سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے موقع پر ہی ہلاک ہو گئے لیکن کیڈٹ لطیف چوٹ لگنے کی وجہ سے نہ نکل سکے۔ لیکن جہاز کو آگ نہ لگی اور وہ بال بال بچ گئے۔ لیکن زخمی ہونے کے بعد ریٹائر کر دیئے گئے۔ بعد ازاں پنجاب میں سکونت پذیر ہو گئے اور آبائی پیشہ زراعت اختیار کیا۔ آپ ہاکی کے نہایت اعلیٰ پایہ کے کھلاڑی تھے۔ چند سال قبل وفات پا چکے ہیں۔

محمد یحییٰ کی ایک بیٹی ہیں جو بریگیڈیر نصیر احمد شاہ کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ نصیر احمد شاہ بھی مسلح افواج سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے آنرز کیا۔ آئی سی ایس

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

معمولی آئیڈیا - غیر معمولی پذیرائی

اخبار اور کاروبار دنیا سے الگ کچھ روز کے لئے اپنے آپ کو ایک جگہ پر مقید کر رکھا تھا کہ ایک دوست نے ایک بالکل انوکھے موضوع "سیفیات" سے متعارف کروایا۔ محترم سیفی صاحب کے زرخیز ذہن کی ایک نئی اختراع۔ سوچا کہ سیفیات کیا ہو سکتا ہے۔ سیف تو ہوئی تلوار۔ تو کیا اس کا یہ مطلب ہوا کہ چلاؤ تلوار اور کردو ہر کسی کا سر قلم۔ مگر ذہن نے فوراً ایسا مطلب رد کر دیا۔ محترم سیفی صاحب نے تو کبھی کسی پہ انگلی بھی نہیں اٹھائی تلوار کیسے اٹھا سکتے ہیں۔ ہاں تلوار ان معنوں میں چلائی جا سکتی ہے کہ وہ کسی خوبصورت آئیڈیا کو شکار کر لے۔ ایسی تلوار تو زندگی بخش ہو گی جو تخریب کی بجائے تخلیق کا باعث ہو گی۔ مگر یہاں بھی ہر ایک کا اپنا اپنا انداز ہو گا مثلاً میں اکثر سوچ کا جال بچھاتا ہوں۔ اور بعض اوقات کوئی جاندار آئیڈیا زیر دام آ جاتا ہے گرفت مضبوط رہے تو قرطاس ابیض پہ اس کی شبیہ آ جاتی ہے۔ مگر کئی بار ایسا بھی ہوا کہ گرفت ذرا ڈھیلی پڑی اور وہ آئیڈیا پھڑ پھڑاتا ہوا اڑ گیا۔ گویا فضا میں تحلیل ہو گیا اور میں منہ دیکھتا ہی رہ گیا۔ اب محترم سیفی صاحب کے نئے عنوان نے بھی میرے لئے سوچ کا جال بچھا دیا جس نے ایک آئیڈیا کو گرفت میں لے لیا۔ اس لئے کیوں نہ اس آئیڈیا کی بات کی جائے۔ اس معمولی سے آئیڈیا کی جس کے نتائج میرے لئے حیران کن بھی تھے اور تشکر آمیز بھی۔ ایک چھوٹا سا آئیڈیا جس نے حالات کو بدل دیا۔ مگر میں ہچکچا رہا ہوں کہ کہیں اسے خودستائی پہ محمول نہ کیا جائے۔ مگر خودستائی تو تب ہو جب اس سارے عمل میں میری کسی قابلیت' کسی لیاقت کا ذکر ہو' بات ذاتی تو ضرور ہے لیکن یہ تو ذکر ہو گا اس اللہ کی دین کا جس نے بہت کچھ دیا۔ ہے تو ذاتی واقعہ مگر پیش کر رہا ہوں تحدیث نعمت کے طور پر۔

ایک روز اسلام آباد میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور وہاں پہنچا کیسے؟ یہ بھی ایک اللہ کی کرم نوازی تھی۔ ہوا یہ کہ مہربانوں نے ترقی کا حق بھی چھین لیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس انداز سے کرم کیا کہ ایک خوشگوار حیرت بھی اور اس کے لطف و کرم کی برسات پر بے انتہا خوشی بھی۔ ایک محفل میں یکدم وزیر تعلیم کی نگاہ انتخاب ہم پر پڑ گئی۔ اب نہ ان سے جان پہچان' نہ اس عہدے کی خواہش' نہ درخواست نہ قابلیت نہ سفارش اور ہم ایک ادارے کے ڈائریکٹر بنا دیئے گئے۔ مگر کنٹریکٹ ایک سال کا تھا۔ جب وہ اختتام کے قریب آیا تو میں نے وزیر تعلیم صاحب کی خدمت میں لکھ بھیجا کہ فلاں تاریخ سے معاہدہ ختم ہو رہا ہے۔ اس ادارہ کا نہ کوئی مستقل سربراہ ہے نہ کوئی اور ڈائریکٹر۔ اس لئے کسی کی بروقت تعیناتی کر دی جائے تا انہیں چارج تھما کے رخصت ہو سکوں۔ فائل نے خلاف معمول واپسی میں دیر کر دی۔ میں سمجھ گیا کہ فائل سیدھی واپس آنے کی بجائے سبکدوشی کے احکامات کی بھول بھلیوں میں الجھی پڑی ہے ہمارا سامان بندھنے لگا کہ ایک روز وزیر صاحب ایک اور افسر کو ملنے' جن کا دفتر میرے ساتھ والے کمرے میں تھا' تشریف لائے۔ ابھی ساتھ والے کمرے میں مسائل سلجھائے جا رہے تھے' جس میں سے ایک یہ بھی تھا کہ میری جگہ کس کا تقرر کیا جائے۔ کہ میں ان سے بے خبر اپنی سوچوں میں گم تھا' جاتے ہوئے اس ادارے کے لئے مزید کیا کیا جا سکتا ہے؟ یکدم بدن نے ایک جھرجھری لی۔ نوائے سروش سنائی دی۔ جس نے ایک آئیڈیا کا روپ دھار لیا۔ ایک القا' ایک نزول' ایک خوبصورت آئیڈیا کا گرفت میں آنا۔ مزید سوچ نے اسے معتبر شکل دے دی۔ اسے فوراً کاغذ پر ثبت ہونا چاہئے۔ ورنہ اگر گرفت ڈھیلی پڑ گئی تو کہیں یہ پھڑ پھڑاتا ہوا غائب نہ ہو جائے۔ میں نے اسے خوش رنگ لباس پہنایا اور یہ سٹینو کی مدد سے ایک اچھے قالب میں ڈھل گیا۔ اور یہ بھی تصرف الٰہی تھا کہ سٹینو صاحب نے چند ہی منٹوں میں' جب کہ ملحقہ کمرے میں منسٹر صاحب محو گفتگو تھے۔ جس کا ایک موضوع میرے جانشین کی تقرری تھا' اسے ٹائپ کر کے ایک ورقی فائل تیار کر کے میری میز پر رکھ دی۔ اتنے میں منسٹر صاحب فارغ ہوئے اور انہیں رخصت کرنے میں بھی باہر آیا فرمانے لگے۔ "کوئی کام؟ کوئی فائل ہے؟" اور میں نے عرض کی "ایک ہے لے کر حاضر ہو جاؤں گا" مگر نہیں آج تو اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کے رنگ دیکھنے تھے اور ایک انوکھے انداز میں۔ آج تو اللہ کے دیئے ہوئے آئیڈیا کا پھل ملنا تھا اور چند منٹوں کے اندر۔ سو منسٹر صاحب جاتے ہوئے رک گئے۔ فرمانے لگے "چلو تمہارے ہی دفتر میں بیٹھ کر فائل دیکھ لیں۔" اور وہ اندر تشریف لے آتے ہیں۔ وہ اس سکیم کو (جسے ایک آئیڈیا نے جنم دیا تھا) بڑے غور سے پڑھتے ہیں۔ مگر آج معمول کا "یہ کیوں" "وہ کیا" نہیں کہا جاتا۔ بلکہ وہ صاحب جنہیں کوئی نئی بات مشکل سے ہی پسند آتی۔ آج متاثر نظر آتے ہیں اور پہلے الفاظ یہ نکلتے ہیں۔ "بہت خوب اچھا اسے ایسا کر لو۔ یہ اضافہ کر لو" اور پھر کاغذ سے سر اٹھاتے ہیں تو ہنس کر فرماتے ہیں۔ "کیا ارادے ہیں؟" میں عرض کرتا ہوں "سامان پیک کر رہا ہوں دو ہفتہ کے بعد چارج چھوڑ دوں گا" پاس کھڑے ایڈمنسٹریٹو آفیسر کو کہتے ہیں "ان کی فائل میرے پاس لے آئیں۔ انہیں ایک سال اور دیا جاتا ہے۔ اچھا کام ہو رہا ہے" اور میرا سر اللہ کے حضور جھک جاتا ہے۔ مالک یہ آئیڈیا تو تم ہی نے سجھایا اور کتنی جلد اور کس شان سے اس کا پھل مل رہا ہے۔ ایک سال کی توسیع ملازمت جب کہ (بعد میں معلوم ہوا) کہ فائل پہ چند دن پہلے لکھ چکے تھے "مزید توسیع ممکن نہیں" اب کے فائل جو واپس ان تک پہنچی تو اسی پہلی تحریر کے نیچے اپنے ہاتھ سے لکھا "ایک سال کی توسیع دی جاتی ہے" کیا انہونی بات اور کیا لطف و کرم کا پیارا انداز

ایک روز منسٹر صاحب سختی سے توسیع کے خلاف ریمارکس دیتے ہیں اور پھر نہ سفارش' نہ بھاگ دوڑ' لوگ وزراء سے کام کروانے کے لئے جوتیاں چٹخاتے ہیں۔ سفارشیں تلاش کرتے پھرتے ہیں اور یہاں اس بندہ پرور کا کرم دیکھئے کہ وزیر صاحب خود چل کے اس خاکسار کے دفتر تشریف لاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ایک آئیڈیا دے کے ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ میرے کمرے میں بیٹھ کر' بغیر کسی سفارش کے' بغیر کسی درخواست کے' بغیر کسی اشارے کے' اپنے ہی پہلے فیصلہ کے خلاف' ایک سال توسیع ملازمت کا فیصلہ کر جاتے ہیں۔ چند منٹ قبل اس عاجز کو فارغ کرنے کا سوچا جا رہا ہے اور پھر چند ہی منٹ کے بعد ایسی کایا پلٹی کہ اپنے لکھے ہوئے آرڈر منسوخ۔ ایک آئیڈیا نے حالات کا رخ بدل دیا مگر یہ آئیڈیا نہ میری کسی قابلیت کا پھل' نہ کسی کاوش کا نتیجہ۔ یہ تو محض اللہ کی دین تھی۔ اسی نے سجھایا اور ایسا بروقت کہ نقشہ ہی بدل گیا' کہاں یہ کہ فائل پہ آخری فیصلہ ثبت کیا جا چکا اور کہاں یہ کہ انہی ہاتھوں نے اس پر خط تنسیخ کھینچ دیا۔ اور اس کے نتیجہ میں محض ایک سال کی توسیع ہی نہ ملی بلکہ ایک اور اعزاز یعنی خاکسار کو سیکرٹری (یا محکمہ کا سربراہ) کا اضافی چارج بھی سپرد کیا گیا۔ بعد کے واقعات نے کچھ اور رنگ دکھائے۔ مزید انعامات سے نوازا۔ جن کا مختصر ذکر پیش کرنا بھی ضروری ٹھہرا۔ تا اس رحیم و کریم کا شکر کسی حد تک ادا کیا جا سکے۔

خاکسار نے قلم و کاغذ سنبھالا اور پھر وہ وزیر صاحب جو مہربان ہوئے' رخصت ہو گئے' نئے وزیر صاحب تشریف لائے۔ مجھے جانتے تو تھے۔ ان سے سرکاری باتیں تو بہت ہوئیں لیکن حسب عادت کبھی اپنی بات نہ کی۔ اور پھر یوں ہوا کہ کسی مہربان کی "غیرت ایمانی" نے جوش مارا۔ اسمبلی میں ایک سوال پیش کیا گیا کہ اس ریٹائرڈ شخص کو ایک اہم ذمہ داری کیوں سونپی گئی۔ منسٹری خوفزدہ ہوئی تقرری کا جواز میری تعلیم و تجربہ کی بنا پر نکال لیا گیا مگر بخوشی یہ اعلان بھی شامل کر دیا گیا کہ اسے جلد فارغ کر دیا جائے گا۔ پھر ایک ایسی انہونی بات ہوئی جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ایک ایسا انعام جس کا رنگ بہت ہی نرالا۔ ایک ایسا واقعہ جو معجزہ سے کم نہ تھا۔ منسٹر صاحب اسمبلی میں جواب دینے کھڑے ہوتے ہیں اور بڑی بے باکی سے ایک ایسی بات کہہ دیتے ہیں جس کے کہنے سے عموماً سیاستدان ہچکچاتے ہیں فرمایا "منسٹری کے جواب کا یہ حصہ تو درست کہ اس شخص کو لایا گیا اس کے تجربہ اور تعلیم کی بناء پر۔ مگر یہ غلط کہ اسے جلد فارغ کیا جا رہا ہے۔ بلکہ اسے ایک سال کی توسیع دیتا ہوں کیونکہ یہ اس ادارہ کا ایسا رکن ہے جو نئے سیکرٹری کو ادارے سے متعلق ماضی و مستقبل کی بات سمجھا سکے گا" اللہ اللہ توسیع ملازمت ہو رہی ہے اور کس شان سے اسمبلی کے فلور پہ پاکستان بھر کے نمائندوں کے سامنے۔ بڑے دھڑلے کے ساتھ۔ بڑی شان کے ساتھ۔ سوال تو یہ تھا کہ اس شخص کو رکھا کیوں گیا اور جواب یہ دیا جا رہا ہے کہ اسے نہ صرف رکھا گیا ہے بلکہ اس کی مدت ملازمت' جو ختم ہو رہی ہے' اس میں مزید توسیع کی جاتی ہے (اللہ کا شکر ہے کہ "ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں" جو حق بات کہہ سکتے ہیں اور کہتے ہیں ڈنکے کی چوٹ۔ اللہ ان کا حامی و ناصر ہو۔) میرے مولا کتنے پیارے ہیں تیرے لطف و کرم کے رنگ اور پھر انداز کتنا پیارا۔ کیا ہوئی کبھی ایسی بات؟ کہ ماری جا رہی ہے تیروں کی بوچھاڑ کہ اس شخص کو ذلیل کر کے یہاں سے نکالا جائے مگر ڈالے جا رہے ہیں پھولوں کے ہار اور ایسی جگہ پہ جہاں سارا پاکستان گواہ ٹھہرے۔ کتنا بڑا اعزاز اور کتنا عظیم انعام یقیناً ایک معجزہ جو اس گنہگار نے دیکھا اور سر اللہ کے حضور جھک گیا۔

مگر یہ سب کرشمہ تھا اس ایک آئیڈیا کا جو اللہ میاں نے سجھایا اور بڑا بروقت۔ توسیع ملازمت ملی اور وہ بھی ایک نہیں دو سال کی' عزت بھی ملی اور اعزاز بھی' اس ایک آئیڈیا نے جہاں لاکھوں دیئے وہاں سر پہ وہ عزت کا تاج بھی سجایا جو کروڑوں والوں کو بھی نصیب نہیں ہوتا۔ اور یہ سب اس رحیم و کریم خدا کا فضل تھا جس نے ہمیشہ انعامات سے نوازا۔

"میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا"

ooo

> ایسے لوگ جو اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھتے ہیں جو جماعتی ضروریات کی خاطر اپنی ضروریات کو بھلا بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی سب ضروریات کا خود خیال رکھتا ہے اور بسا اوقات دعا کے لئے ہاتھ اٹھنے سے پہلے وہ ان کی ضروریات کو دعا سمجھ کر قبول فرما لیتا ہے اور ان کی ضروریات کو پورا کر دیتا ہے۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔

اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائشی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ اور ابھی بہت سے مستحق خاندان اس امداد کے انتظار میں ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔

امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کیلئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترم خان صاحب شیخ نعمت اللہ

شیخ قدرت اللہ

○ آپ کی پیدائش 1886ء کی ہے

○ نویں جماعت تک تعلیم مشن ہائی سکول وزیر آباد میں حاصل کی

○ ریلوے میں معمولی عہدہ پر ملازمت کرلی

○ اللہ تعالیٰ کے فضل اور محنت سے کام کرنے کی وجہ سے جلد جلد ترقی کر کے اسسٹنٹ انجینئر برجز کے عہدہ تک پہنچ گئے۔ احمدیت کی نعمت سے فیضیاب ہونے کے بعد تو غیر معمولی ترقیاں اپنے سے زیادہ پڑھے لکھے اور سینئر ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ کر حاصل کیں۔

○ 1941 میں ریٹائرمنٹ کی عمر پر پہنچنے پر ریلوے نے ان کی ملازمت میں توسیع کردی۔

○ ریلوے سڑک ربوہ کا موجودہ پل ان کی زیر نگرانی تعمیر ہوا۔ یہ تعمیری کام کے انچارج انسپکٹر تھے۔

○ احمدیت قبول کرنے کے حالات ان کے بتانے کے مطابق

○ 1923ء میں جب شدھی کی تحریک زوروں پر تھی۔ تو انہوں نے ایک مولوی صاحب (جو کہ سیالکوٹ کے رہنے والے تھے) کو ایک ماہ کی پیشگی تنخواہ معہ کرایہ سفر خرچ دے کر آگرہ جانے کے لئے تیار کیا اور اپنی کارکردگی کی رپورٹ بھجوانے کے لئے کہا اور ساتھ ہی مزید رقم بھجوانے کا وعدہ کیا۔

○ ایک ماہ گزرنے کے بعد مولوی صاحب کا خط ملا جس میں تحریر تھا "کہ میرا بچہ زیادہ بیمار ہو گیا اور رقم جو آپ نے بطور تنخواہ دی تھی وہ اس کے علاج پر خرچ ہو گئی" اور مزید رقم بھجوانے کے لئے لکھا تاوہ آگرہ جاسکے۔

○ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی نعمت عطا کرنی تھی۔ اسی دورانیہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا خطبہ جس میں حضرت صاحب نے تحریک کی تھی کہ کم از کم اتنے احباب چاہئیں جو اپنے خرچ پر جائیں گے۔ اور دیگر اخراجات بھی خود ہی کریں گے اور آگرہ اور اس کے گردونواح میں شدھی کی تحریک کا رد کریں گے اور ساتھ ہی مدت (جو کہ چندہ ماہ تھی ؟) بھی متعین کردی۔

○ اس خطبہ کا وہ حصہ جس نے خانصاحب پر خاص اثر چھوڑا۔ ان کے بقول یہ تھا کہ حضرت صاحب نے جتنے احباب کا مطالبہ کیا تھا۔ اس سے کہیں زیادہ احباب نے اپنی خدمات پیش کیں۔ بلامعاوضہ اس کے بعد انہوں نے متعدد کتب کا مطالعہ کیا۔ اور 1924ء میں خاکسار کی پیدائش سے کچھ عرصہ قبل احمدیت کو قبول کر کے امام جماعت کی غلامی میں آ گئے۔

○ 1935ء سے 1940ء تک کوٹری (سندھ) میں رہے اسی دوران کچھ سالوں کے لئے صوبہ سندھ کے امیر رہے (سن یاد نہیں)

○ اپنے محکمہ (جس میں ملازم تھے) میں جماعت کی علیحدہ تنظیم قائم کئے رکھی جو کہ "جماعت احمدیہ برج ورکس" کے نام سے موسوم رہی۔ اور تاحیات اس کے امیر رہے۔

○ اپنی دنیاوی مصروفیات کے ساتھ دین کے ساتھ ایسا عشق تھا۔ کہ ایسے لگتا تھا کہ شاید واقف زندگی ہیں۔ اگر ان کی زندگی کے چھوٹے بڑے واقعات لکھنے لگوں تو کتاب بن جائے گی۔

○ 1943ء میں مرض الموت نے حملہ کیا اور 43-8-3 اور 43-8-4 کی درمیانی شب وکٹوریہ ہسپتال امرتسر میں انتقال کر گئے۔

○ 43-8-4 جنازہ قادیان بذریعہ ٹرین پہنچا۔

○ جنازہ پڑھنے کے لئے میت کو احمدیہ مدرسہ کے صحن میں رکھا گیا۔

○ حضرت صاحب ان دنوں بیمار تھے۔ اس لئے حکم ملا۔ کہ حضرت سید سرور شاہ صاحب جنازہ پڑھادیں۔

○ ابھی صفیں درست ہی کی جارہی تھیں کہ خادم آیا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ "میت قصر امامت میں لائی جائے۔ جنازہ میں خود پڑھاؤں گا۔"

○ قصر امامت میں حضرت صاحب پہلی منزل (1st Floor) پر قیام فرمایا کرتے تھے لہٰذا جنازہ پڑھانے کے لئے وہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب سابق ناظر مال خرچ و ناظر اعلیٰ ثانی ربوہ کا سہارا لے کر نیچے اترے اور جنازہ خود پڑھایا۔

○ جنازہ پڑھانے کے بعد پھر حضرت صوفی غلام محمد صاحب کا سہارا لے کر ابھی دو یا تین سیڑھیاں (Steps) ہی اوپر گئے ہوں گے کہ آپ پھر واپس نیچے والی سیڑھی (Step) تک آئے اور فرمایا کہ "خان صاحب (شیخ نعمت اللہ صاحب) کی جماعتی خدمات بہت ہیں۔ اور دعوت الی اللہ کا بے حد شوق رکھتے تھے۔ اس لئے ان کو قطعہ خاص میں دن کیا جائے۔"

○ اس کے بعد بڑے ہی عجیب نظارے نے جنم لیا۔ حضرت صوفی صاحب' حضرت صاحب کو اوپر چھوڑ کر واپس آئے اور مجھے سینے سے لگا کر مبارک دی کہ خان صاحب ایک لمحے میں کہاں پہنچ گئے۔ ساتھ ہی ماسٹر مولوی ابراہیم صاحب ناصر اور حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب نے اور حضرت صوفی صاحب کی تقلید میں سب نے ہی بجائے وفات کے افسوس کے مبارک دینی شروع کردی اور ایک شدید غم کو خوشی میں بدل دیا۔ ہم بجائے غم کے خوشی کے آنسو بہا رہے تھے۔

○ حضرت صاحب کے متذکرہ فرمودات خاں صاحب شیخ نعمت اللہ صاحب کے کتبہ پر بھی درج ہیں۔

○ 1958ء میں حضرت صاحب مری میں قیام فرما تھے کہ ایک جمعہ کی عبادت کے بعد ہماری والدہ صاحبہ کا جنازہ غائب پڑھانے سے پہلے فرمایا کہ "(برکت بی بی صاحبہ) خاں صاحب شیخ نعمت اللہ صاحب کی اہلیہ تھیں" اور فرمایا کہ "ان کے خاوند بہت دیر سے آئے مگر بہتوں سے آگے نکل گئے۔" (یہ الفضل میں چھپا تھا)۔

○○○

یادرفتگان

مکرم مولوی محمد جمیل صاحب

مبارک احمد خان

مکرم مولوی محمد جمیل صاحب کو ہم سے جدا ہوئے دو سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ آپ صدر انجمن احمدیہ میں ملازم تھے۔ صدر انجمن احمدیہ کے کوارٹرز میں رہائش تھی۔ 1959ء میں آپ اپنے محلہ کے زعیم مقرر ہوئے تو اس وقت آپ نے مجھے بھی اپنی عاملہ میں شامل کرلیا۔ آپ نے اپنے مفوضہ فرائض نہایت شاندار طریقہ سے سرانجام دیئے۔ مولوی صاحب ایک شریف النفس انسان تھے طبیعت میں عاجزی اور انکساری تھی۔ چہرہ ہشاش بشاش اور کبھی سلوٹیں یا غصہ کے آثار نہیں پائے گئے انہیں بات کرنے کا ایک سلیقہ تھا ہر بات میں محبت اور پیار کی جھلک نظر آتی تھی۔ حد درجہ کے مہمان نواز تھے جب کبھی بھی ان کے گھر میں جماعتی کام سے یا ذاتی کام سے جانے کا اتفاق ہوا تو ہمیشہ اپنی بیٹھک میں بٹھاتے اور چائے یا ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کرتے۔ باوجودیکہ آپ ایک بازو سے معذور تھے مگر پھر بھی سلسلہ کے کسی بھی کام میں آپ کی یہ معذوری حائل نہ ہوئی۔

سلسلہ کے ساتھ سچی محبت کرنے والے انسان تھے۔ جو شخص بھی آپ سے ملتا آپ کی محبت اور خلوص کا قائل ہو جاتا تھا طبیعت میں مزاح بھی تھا۔ اکثر وہ لطائف بھی سنایا کرتے تھے مجھ سے بہت زیادہ محبت سے ملا کرتے تھے۔ بعد میں آپ نے دارالعلوم میں رہائش رکھ لی تھی اور میں نے دارالنصر میں۔ اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی۔

اپریل 1974ء میں محلہ دارالنصر میں مکان کی تعمیر کا ارادہ کیا تو اس وقت وسائل کی کمی تھی اور ایک کمرہ بھی تعمیر کرنے کی طاقت نہ تھی۔ میرے دو نہایت ہی شفیق اور مہربان افسران نے خصوصی مہربانی فرمائی اور میرے لئے کچھ قرضہ کا انتظام کیا۔ (اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے) اس وقت ضمانت کا مسئلہ تھا۔ اتفاقاً مولوی محمد جمیل صاحب سے ملاقات ہو گئی مکرم مولوی صاحب سے بہت حجاب سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے مجھے کہا کہ یہ تو کوئی بات نہیں فوراً میری ضمانت کے بارہ میں لکھ کر دے دیا کوئی وعدہ وعید نہ ہوا۔ بلکہ آپ نے کہا کہ اگر مزید کی ضرورت ہے تو پھر بھی میں حاضر ہوں۔ اس طرح سے مولوی صاحب نے شفقت فرمائی۔

آپ موصی تھے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے ان کے درجات بلند کرے۔ ان کی اولاد کو نیک بنائے اور ہر آن ان کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

اخبارات میں سے

جاپان کے پاس قدرتی وسائل ہیں نہ زمین سونا اور کپاس پھر وہ سائنس اور ٹیکنالوجی پر قابض ہے 'مسلمان ملک اس طرف بالکل کوئی توجہ نہیں دیتے ہیں

ہانگ کانگ' تائیوان' سنگاپور اور جنوبی کوریا کی کل آبادی 82 ملین ہے 'اس کے باوجود عالمی تجارت پر قابض ہیں 'مسلمانوں کا اس میں صرف 6 فیصد حصہ ہے

دنیا کے 57 مسلمان ملکوں کی قومی آمدنی ۱۱ سو بلین ڈالر ہے فرانس 12 سو بلین اور جرمن دو ہزار بلین قومی آمدنی کا مالک ہے 'اس کے باوجود مسلمان ممالک بہت پیچھے ہیں

سیاسی آزادی کا تعلق براہ راست معاشی آزادی سے ہے معاشی طور پر انسان کمزور ہو تو سیاسی آزادی بھی ختم ہو کر رہ جاتی ہے '2010 پروگرام سے خطاب۔

اسلام آباد۔ نامور سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا ہے کہ سیاسی آزادی کا تعلق براہ راست معاشی آزادی سے ہے اگر معاشی طور پر انسان کمزور ہو تو سیاسی آزادی بھی ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ اسلام آباد میں 2010ء پروگرام میں اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلم ممالک دنیا کے 60 فیصد تیل پر قابض ہیں' 40 فیصد قدرتی گیس ان کے قبضے میں ہے' 80 فیصد ربڑ بھی مسلم ممالک ہی پیدا کرتے ہیں' 75 فیصد پٹ سن ان کے قبضے میں ہے لیکن پھر بھی مسلمان پسماندہ قوم کے طور پر مشہور ہیں اور ان کی کسی بات پر بھی دھیان نہیں دیا جاتا' ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا کہ دنیا میں مسلم ممالک کی تعداد 57 ہے ان کی خام قومی آمدنی گیارہ سو بلین ڈالر ہے' انہوں نے کہا کہ صرف فرانس کی خام قومی آمدنی بارہ سو بلین ڈالر ہے جبکہ جرمنی کی خام قومی آمدنی دو ہزار بلین ڈالر ہے جبکہ امریکہ اور دوسرے ممالک کا تذکرہ کرنا ہی بیکار ہے اور اس طریقہ سے مسلمانوں کی آبادی تقریباً 25 فیصد ہے جبکہ ہم دنیا میں صرف چھ فیصد تجارت میں حصہ لیتے ہیں جبکہ مشرقی بعید کے صرف چار ممالک ہانگ کانگ' تائیوان' سنگاپور اور جنوبی کوریا جن کی کل آبادی 82 ملین ہے وہ دنیا کے 57 مسلم ممالک سے زیادہ تجارت پر قابض ہیں' انہوں نے کہا کہ مسلم ممالک اس میدان میں بہت پیچھے ہیں اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے کہ جس کو ہم نظرانداز کرتے ہیں اور کوئی رقم خرچ نہیں کرتے یعنی سائنس اور ٹیکنالوجی۔ جاپان کی مثال لی جاسکتی ہے جس کے پاس نہ قدرتی ذرائع ہیں اور نہ ہی اتنی بڑی زمین ہے نہ ہی اس کے پاس تیل ہے' نہ گیس' نہ ہی کپاس اور نہ ہی سونا ہے لیکن وہ پھر بھی دنیا پر چھایا ہوا ہے اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے جاپان نے سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کر کے پوری دنیا کی تجارت پر قبضہ کرلیا ہے' ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا ہے کہ ہماری حالت اس قوم کی سی ہے جہاں کچھ لوگ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکی وزراء کے جلسے میں کلنٹن کے خلاف نعرے

امریکہ کے دو وزراء یعنی وزیر خارجہ اور وزیر دفاع جب ایک جلسے میں عراق کے خلاف بولنے لگے تو حاضرین نے امریکہ کے صدر کلنٹن کے خلاف اور عراق کے حق میں نعرہ بازی شروع کردی اور امریکی صدر کی عراق کے خلاف جنگ کی پالیسی کی مذمت کی۔ یہ ایک حیران کن واقعہ ہے۔ جس نے امریکی پالیسی سازوں کو دم بخود کر کے رکھ دیا ہے۔

ایک امریکی ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق امریکی کی ریاست ہوائی میں عراق کے بارے میں امریکی پالیسی سے عوام کو آگاہ کرنے کے سلسلے میں ایک جلسہ منعقد ہو رہا تھا۔ جس کی کارروائی براہ راست ٹی وی پر دکھائی جا رہی تھی۔ وزیر خارجہ مسز میڈ یلین البرائیٹ نے جب جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے عراق کو دھمکی دی کہ اگر اس نے اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل نہ کیا تو اس کے خلاف طاقت استعمال کی جائے گی۔ اس مرحلے پر جلسہ میں موجود امریکی نوجوانوں نے امریکہ کے صدر کلنٹن کے خلاف نعرے لگانے شروع کر دیئے اور کہا کہ ہم آپ کی نسل پرست جنگ نہیں چاہتے امریکی ٹی وی کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ امریکی عوام کی طرف سے یہ رد عمل قطعاً غیر متوقع اور اچانک تھا۔ امریکی وزراء یہ صورت حال دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے اور پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ چونکہ یہ جلسہ ٹی وی پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہو رہا تھا لہٰذا ملک بھر کے عوام نے اس نظارے کو دیکھا۔ اس سے امریکی پالیسی سازوں کو سخت خفت اٹھانی پڑی ہے۔

OOO

کوفی عنان بغداد پہنچ گئے

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر کوفی عنان' جو افریقہ سے تعلق رکھتے ہیں' عراق کے معاملے پر عالمی آراء کو کسی فیصلہ کن موڑ پر پہنچانے کے لئے بغداد پہنچ گئے ہیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے یہ کہا تھا کہ وہ اس صورت میں عراق جائیں گے جب اس معاملے کے سفارتی حل کی کوئی امید ہو۔

مسٹر کوفی عنان نے کہا ہے کہ اگر یہ جنگ ہوئی تو بے حد تباہ کن ہوگی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ وہ عراقی قیادت کو پرامن حل پر راضی کر لیں گے۔ ادھر امریکہ نے ایک بار پھر یہ اعلان کیا ہے کہ اگر کوفی عنان کا بغداد کا دورہ ناکام رہا تو وہ عراق کے خلاف بھرپور حملہ کر دے گا۔ امریکہ نے عرب ممالک کے ساتھ سفارتی کوششیں معطل کر دی ہیں۔ ایران کے صدر محمد خاتمی نے کہا ہے کہ امریکہ عراق کے بحران کو حل کرنے کے لئے بھرپور سفارتی کوششیں کرے گا۔

مختلف نشریاتی اداروں کی رپورٹوں کے مطابق کوفی عنان نے کہا ہے کہ وہ کسی کے ایجنٹ کے طور پر نہیں بلکہ اپنا فرض پورا کرتے ہوئے تصفیہ کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ وہ عراقی قیادت کو کسی پرامن تصفیہ کے لئے راضی کر لیں گے۔

امریکہ کے حکام نے کہا ہے کہ امریکہ عراق پر حملے کی صورت میں ایٹمی ہتھیار استعمال نہیں کرے گا۔

ایران کے صدر نے عراقی وزیر خارجہ سے تہران میں ملاقات کی اور کہا کہ ایران عراق کے خلاف امریکی جارحیت کا شدید مخالف ہے۔

امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اگر عراق نے ہٹ دھرمی نہ چھوڑی تو اس پر تباہ کن حملہ کیا جائے گا اور عراق کے تمام کیمیائی اور جراثیمی ہتھیاروں کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ مسز البرائیٹ نے کہا کہ عراق کو پتہ چل جائے گا کہ کس طرح اقوام متحدہ کی قراردادوں سے انحراف کیا جاتا ہے۔

OOO

انڈونیشیا میں ہنگامے جاری ہیں

آج کی دنیا کے قدیم ترین حکمرانوں میں سے ایک انڈونیشیا کے صدر سہارتو کے خلاف ملک گیر ہنگاموں کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ انڈونیشیا کے اقتصادی بحران اور بڑھتی ہوئی قیمتوں پر عوام نے احتجاج جاری رکھا ہوا ہے۔ تقریباً چھ ہزار افراد نے کنڈاری شہر میں مظاہرہ کیا اور وہاں پر توڑ پھوڑ کی۔ اس کے علاوہ جنوب مشرقی شہر سلاوائس میں مظاہرین نے دکانوں پر پتھراؤ کیا۔ اطلاعات کے مطابق یہاں پر طالب علموں نے جلوس نکالا تھا۔ تاہم پولیس نے جلوس کو بڑے کاروباری مرکز کی طرف جانے سے روک دیا۔ پولیس کے دستے شہر کی سڑکوں پر گشت کر رہے ہیں۔ کنڈاری پولیس کے ایک اہلکار نے بتایا کہ دو دنوں سے بسوں کی ہڑتال جاری ہے۔ علاقے کی ایک خاتون نے بتایا کہ ہم ڈر کے مارے گھروں سے باہر نہیں نکل رہے۔ پتہ نہیں کب اور کہاں لوٹ مار کرنے والے طالب علم حملہ کر دیں۔ اس نے بتایا کہ مظاہرین کے حملوں کے نتیجہ میں گھروں کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے ہیں۔

OOO

جنوبی افریقہ میں نسل پرستی کے دور کا تذکرہ

جنوبی افریقہ میں لمبے عرصے تک نسل پرستی کا دور جاری رہا تھا اور گورے حکمران سیاہ فاموں کو جینے کا حق نہیں دیتے تھے۔ اس وجہ سے جنوبی افریقہ عالمی سطح پر بائیکاٹ کی وجہ سے الگ تھلک رہا تھا۔ اس عرصے میں سفید فاموں نے سیاہ فاموں پر بے انداز ظلم ڈھائے۔ تاہم بعد ازاں گورے حکمرانوں نے مفاہمت کا راستہ اپنایا اور سیاہ فاموں کے حق میں حکومت سے دستبردار ہو گئے۔

چوہدری خالد سیف اللہ خان' نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا

مکتوب آسٹریلیا

سڈنی کے قریب پہاڑوں کے نیچے کچھ نئی غاریں دریافت ہوئی ہیں

سڈنی کے نزدیک Blue Mountain کے علاقہ میں پہاڑوں کے نیچے کچھ غاریں واقع ہیں۔ ان کو Jenolan Caves کہتے ہیں اور سیاح دور دور سے انہیں دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ غاروں کے اندر سخت ٹھنڈے پانی کے نالے اور تالاب وغیرہ بھی ہیں اور پانی کے کٹاؤ نے پتھروں کو عجیب و غریب شکلیں دے دی ہیں۔ ان ٹورسٹ غاروں کے کافی نیچے جا کر غاروں کا ایک سلسلہ حال ہی میں دریافت ہوا ہے۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ نئی غاروں کا پرانی غاروں کے ساتھ کوئی رابطہ کہیں ہونا چاہئے اگر وہ رابطہ دریافت ہو جائے تو پرانی نئی غاروں کی مجموعی لمبائی کوئی 31 کلومیٹر ہو جائے گی اور اتنی لمبائی کی کوئی غار آسٹریلیا میں پہلے دریافت نہیں ہوئی۔ چوبیس آدمی جو نئی غاروں کے اندر گئے ہیں بتاتے ہیں کہ وہاں کا پانی شدید سرد ہے۔ درجہ حرارت کوئی دس درجے ہے۔ اور اندر ایسی گھٹن ہے کہ پتہ ہی نہیں لگتا تھا کہ ہمارا رخ اوپر کی طرف ہے یا نیچے کی طرف یا کس سمت ہے۔ وہ بہرحال اپنے کام کے ماہر تھے اور اپنا پورا ساز و سامان ساتھ لے کر گئے تھے۔

سائنس دان کہتے ہیں کہ یہ دریافت اس لحاظ سے اہم ہے کہ اس سے ہمیں یہ پتہ کرنے میں رہنمائی ملتی ہے کہ اس قسم کی غاریں کس طرح وجود میں آئی تھیں۔ ان کا خیال ہے کہ 200 ملین (20 کروڑ) سال تک پانی بڑے دباؤ کے ساتھ اس جگہ بہتا رہا اور اس نے پہاڑوں کو کاٹ کر یہ غاریں بنائی ہیں۔ پانی کو جدھر راستہ ملتا گیا وہ جگہ بناتا گیا اور اس طرح یہ غاریں بھول بھلیوں کی شکل اختیار کرتی گئیں۔ ایک زمانہ میں یہ علاقہ سمندر میں ڈوبا ہوا تھا اور شدید بارشوں اور طوفانوں کی زد میں تھا۔ چنانچہ پانی اپنی جولانیوں میں پہاڑوں اور زمین کے نیچے رستے بناتا رہا۔ اور جب وہ پیچھے ہٹا تو اپنا ایک حصہ اور نمکیات پیچھے چھوڑ گیا۔ دنیا کی اکثر غاریں اسی لئے سمندروں کے ارد گرد پائی جاتی ہیں جیسے بحیرہ مردار کے کنارے وادی قمران میں۔ دریائے نیل کے کنارے ناگ حمادی میں اور بحیرہ روم (Mediterranean) کے ارد گرد' روم نیپلز' سائرین (Syrene) اسکندریہ اور مالٹا وغیرہ میں۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ غاریں انسانوں نے بھی اپنے استعمال کے لئے ٹھیک ٹھاک کی ہوں یا بنائی ہوں۔ پرانے زمانہ میں کئی لوگ انہیں چھپنے وغیرہ کے لئے استعمال کرتے تھے جیسے ڈاکو' چور اور غلام۔ نیز وہ لوگ اپنے مردوں کو غاروں کی دیواروں میں دفن کیا کرتے تھے۔ ابتدائی موحد عیسائی بھی جب ظلم سے حد بڑھ جاتا تو کچھ عرصہ غاروں کو چھپنے کے لئے استعمال کرتے تھے جن کا ذکر سورہ کہف میں آیا ہے۔

ایک دفعہ خاکسار کو روم کی غاریں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ بغیر گائیڈ کی مدد کے اندر جا کر بھول بھلیوں میں رستہ تلاش کر کے باہر نکل آنا آج کے زمانہ میں بھی سخت مشکل ہے۔ Jenolan کی غاریں جن کے بارہ میں یہ خبر ہے وہاں بھی ایک بار لندن کے رشید احمد چوہدری صاحب کے ہمراہ جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ ہم وہاں پہنچے ضرور تھے لیکن غار کے منہ پر ہی بیٹھے رہے۔ ہم خود تو اندر غار میں نہیں گئے لیکن دوسرے ساتھی گئے تھے بس ان سے ہی سارا حال احوال پوچھ لیا تھا۔

آسٹریلیا میں 35 کروڑ سال پرانی مچھلی کا متحجر ڈھانچہ دریافت ہوا

1970 کی دہائی میں ریاست وکٹوریہ آسٹریلیا کے وسط میں Mt.Howitt کے قریب Monash یونیورسٹی کے پروفیسر جم وارن کو ہزاروں مچھلیوں کے پتھرائے ہوئے ڈھانچے (Fossils) ملے تھے۔ دس سال پہلے ان میں سے ایک مچھلی پر ایک نوجوان طالب علم جان لانگ نے تحقیق کر کے ثابت کیا تھا کہ اس نے سب سے قدیم مچھلی کو دریافت کیا ہے جو 350 ملین سال پہلے آسٹریلیا کے سمندر میں تیرتی پھرتی تھی۔ اس وقت وہ پی ایچ ڈی کا سٹوڈنٹ تھا۔ اس نے اپنا مقالہ مؤقر رسالہ نیچر کو اشاعت کے لئے بھیجا لیکن انہوں نے شائع نہ کیا۔ نوجوان طالب علم دل برداشتہ ہو کر بیٹھ گیا اور اس دوران پرتھ کے میوزیم کا کیوریٹر لگ گیا۔

اب نیچرل ہسٹری میوزم لندن کے Dr.Per Ahlberg نے بھی اس مچھلی پر اپنی علیحدہ تحقیق کی ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہے جس پر ڈاکٹر جان لانگ پہنچا تھا۔ چنانچہ اب ڈاکٹر لانگ نے ایک سائنٹفک کانفرنس میں اپنا مقالہ پیش کیا ہے۔

اگرچہ 35 کروڑ سال پہلے تمام براعظم ساتھ ساتھ ملے ہوئے تھے اور بعد میں پھسل کر دور دور ہو گئے لیکن آسٹریلیا اس زمانہ میں بھی یورپ اور شمالی امریکہ کے دوسری طرف تھا اس وجہ سے اس علاقہ میں حیوانی زندگی کا ارتقاء بھی دوسروں سے کچھ مختلف تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر لانگ کہتے ہیں کہ اس طرح کی شہادتیں مل رہی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کے آغاز میں آسٹریلیا ابتدائی ارتقاء کا مرکز رہا ہے اور یہیں سے ریڑھ کی ہڈی والے جانوروں کی انواع ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کر پھیلیں۔ لہٰذا جو لوگ زندگی کے آغاز و ارتقاء میں دلچسپی رکھتے ہیں ان کو آسٹریلیا کے Fossils سے مفید معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔

OOO

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملبورن آسٹریلیا کے سائنس دانوں نے کینسر کا ٹیکہ تیار کر کے آزمائشی طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا

ملبورن آسٹریلیا کے سائنس دانوں کا دعویٰ ہے کہ دنیا بھر میں پہلی بار انہوں نے چھاتی اور قولون کے کینسر کے لئے ٹیکہ (Vaccine) ایجاد کر لیا ہے اور اب آزمائشی طور پر مریضوں کو لگانا شروع کر دیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ ٹیکہ کینسر کی دوسری قسموں کے لئے بھی مفید ہو سکتا ہے۔

یہ ٹیکہ ایک ادارہ آسٹن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے تیار کیا ہے۔ انہوں نے کینسر سیل سے ایک چیز Mucin لے کر اس میں خمیر (Yeast) کی شوگر جسے Mannan کہا جاتا ہے باہم جوڑ کر (Synthesis) سے بنایا ہے۔ یہ ٹیکہ جسم کے دفاعی نظام (Immune System) پر کام کرتا ہے اور ٹیومروں کو سکیڑ دیتا ہے۔ اب تک یہ ٹیکہ بطور آزمائش کے تیس مریضوں کو لگایا جا چکا ہے اور اب مزید ایسے مریضوں کو لگایا جائے گا جن کا مرض ابتدائی سٹیج پر ہے یا زیادہ بڑھ چکا ہے۔ ٹیکہ کے ابتدائی نتائج کی رپورٹ کینسر کی ایک کانفرنس میں پیش کی گئی ہے (سڈنی ہیرلڈ 21۔ اگست 1997ء) اللہ کرے اس موذی مرض کے لئے کوئی مؤثر دوا ڈاکٹروں کے ہاتھ لگ جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 6۔ فروری 1998ء)

OOO

بقیہ صفحہ 3

(I.C.S) کے لئے ایم۔ اے کیا مگر جنگ عظیم شروع ہو جانے کی وجہ سے (I.C.S) بند ہو گیا تو 1943ء میں فوج میں کمیشن لے لیا۔ بریگیڈیر نصیر جہاں اپنے تعلیمی دور میں ہمیشہ امتیازی پوزیشن حاصل کرتے رہے اور کھیلوں میں بھی نمایاں رہے انہوں نے دوسری جنگ عظیم کے دوران برما کے محاذ پر جنگ میں بھرپور حصہ لیا۔ بریگیڈیر نصیر تلوار، قلم اور کھیل کے رسیا ہیں۔ ریٹائرمنٹ کے وقت بریگیڈیر کے عہدہ پر فائز تھے۔ آج کل فارغ اوقات میں مذہبی کتابوں کے تراجم انگریزی زبان میں کر رہے ہیں۔ ان کے سب سے بڑے بیٹے نے بھی فوج کا انتخاب کیا اور آج کل لیفٹیننٹ کرنل کے عہدہ پر فائز ہیں۔

یحییٰ خاں صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے میجر رشید صاحب آج کل فوج سے ریٹائر ہو کر کراچی میں مقیم ہیں اور اپنے آباء و اجداد کے سوانح حیات مرتب کر رہے ہیں۔

حضرت حکیم انوار حسین خاں صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے عبدالکریم خاں ہنوز بقید حیات ہیں۔ ان کے چار بیٹے ہیں سب سے بڑے خورشید احمد خاں ہیں جنہوں نے زمینیں سنبھال رکھی ہیں۔ ان سے چھوٹے منیر احمد خاں ہیں جو میٹرک سے لے کر تمام امتحانات میں اول پوزیشن حاصل کرتے رہے حتیٰ کہ انجینئرنگ یونیورسٹی N.E.D میں بھی اول پوزیشن حاصل کر کے طلائی تمغہ کے مستحق ٹھہرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ نہایت قابل انجینئر ہیں۔ کراچی کا پہلا فلٹر پلانٹ انہیں کی نگرانی میں لگایا گیا۔

تیسرے بیٹے ایڈمرل سہیل احمد خاں بہت ماہر انجینئر ہیں۔ انہوں نے اپنی تمام ٹریننگ برطانیہ میں حاصل کی چوتھے بیٹے نعیم احمد خاں امریکہ میں رہائش پذیر ہیں اور پیشہ کے اعتبار سے ڈاکٹر ہیں۔

حضرت حکیم محمد انوار حسین خاں صاحب حضرت بانی سلسلہ (-) کے خصوصی اولین رفقاء میں سے تھے۔ شاہ آباد ضلع ہردوئی یو۔ پی کے رئیس تھے۔ آپ نے براہین احمدیہ پڑھ کر حضرت بانی سلسلہ (-) کی خدمت میں بیعت کے لئے درخواست کی مگر حضرت صاحب نے جواب میں تحریر فرمایا کہ مجھے بیعت لینے کا کوئی حکم نہیں ہوا لیکن حضرت حکیم صاحب نے پھر بھی حضرت بانی سلسلہ سے تعلق قائم رکھا اور پانی اور آم حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں اکثر تحفہ کے طور پر بھجواتے رہتے تھے۔ بعد ازاں جب حضرت بانی سلسلہ (-) نے بیعت کا اشتہار شائع فرمایا تو حضرت حکیم صاحب لدھیانہ پہنچے اور حضرت بانی سلسلہ کے دست مبارک پر 1891ء میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت بانی سلسلہ نے "آئینہ کمالات (-) میں ص 281 پر اور "انجام آتھم" میں ص 52 پر خصوصی رفقاء کی فہرست میں نمبر 52 پر آپ کا نام تحریر فرمایا ہے۔ حضرت حکیم صاحب موصی تھے اور 1931ء میں وفات پا کر مقبرہ بہشتی قادیان میں مدفون ہوئے۔

حضرت حکیم صاحب کے بیٹے عبدالستار خاں صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ہم جماعت تھے۔ وہ بھی موصی تھے انہوں نے 1978ء میں شاہ آباد میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر 86 سال تھی۔ دو سال قبل یعنی 1976ء میں ان کے بڑے بیٹے عبدالوہاب خاں صاحب کراچی میں بعارضہ قلب فوت ہو گئے تھے جس کا ان کو بہت صدمہ تھا اور اسی صدمہ کی وجہ سے وہ خود بھی صاحب فراش ہو گئے تھے۔ عبدالستار خاں صاحب بڑے باذاق اور صاحب علم بزرگ تھے۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کے ساتھ بی۔ اے تک علی گڑھ میں تعلیم پائی۔ ان دونوں بزرگوں کو عبدالستار خاں صاحب شاہ آباد لے جانے میں بھی کامیاب رہے۔ چونکہ گھر کی زمینداری اور آموں کے باغات تھے اس لئے آخر عمر تک وہی جائیداد کی دیکھ بھال کرتے رہے۔

عبدالستار خاں صاحب کو شعر و شاعری کا بھی شوق تھا اور وفا تخلص کرتے تھے۔ جب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات ہوئی تو خاں صاحب نے یہ مصرعہ کہا۔

جا مبارک تجھے فردوس مبارک ہووے

عبدالستار خاں صاحب بہت محبت پرور اور دعا گو بزرگ تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ہمیشہ فدائیت کا تعلق رکھا عبدالستار خاں صاحب کے ایک بیٹے شاہجہان پور میں ایڈووکیٹ ہیں۔ دوسرے بیٹے عبدالحکیم خاں صاحب کراچی میں یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کے وائس پریذیڈنٹ ہیں اور مولوی عبدالمجید صاحب دہلوی حال کراچی کے داماد ہیں۔ نہایت مخلص احمدی نوجوان ہیں ایک بیٹی مع بیگم صاحبہ مکرم ابراہیم خاں صاحب آف کپورتھلہ ربوہ میں مقیم ہیں۔

اس مضمون کی تیاری میں مجھے برادر مکرم میجر رشید صاحب کی یادداشتوں سے بہت مدد ملی جو وہ اپنے آباؤ اجداد کے سوانح کی ترتیب میں زیر تحریر لائے۔ علاوہ ازیں مکرم عبداللطیف خاں صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امام جماعت الثالث نے اپنے تایا جان عبدالستار خاں صاحب کی وفات پر جو مضمون تحریر کیا اور روزنامہ "الفضل" کی اشاعت مورخہ 4۔ جون 1978ء میں شائع ہوا، وہ بھی اس سلسلہ میں بہت مفید ثابت ہوا۔

حضرت حکیم انوار حسین خاں صاحب کی چوتھی پشت بھی اللہ کے فضل سے جوان ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کے سب امامت احمدیہ سے وابستہ اور خدمات بجا لانے والے سعادت مند احمدی ہیں۔

برادر مکرم میجر رشید صاحب سے درخواست ہے کہ وہ بلا کسی مزید تاخیر کے اپنی یادداشتوں کو ترتیب دے کر جلد از جلد شائع کرا دیں تاکہ آئندہ آنے والے مورخ احمدیت ان یادداشتوں سے تاریخ احمدیت کے اس گوشہ پر روشنی ڈال سکیں اور سال و ماہ کی گردشیں جو نئے تغیرات پیدا کر رہی ہیں ان کو بھی تاریخ کے اوراق میں محفوظ کر دیا جائے۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

بیمار ہیں وہاں اچھے ڈاکٹر بھی موجود ہیں یہ ڈاکٹر بیماروں کی بیماری کے بارے میں بھی بتا سکتے ہیں کہ ان کو کون کون سی بیماریاں لاحق ہیں وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ اس بیماری کے لئے کون سی دوا دی جاتی ہے لیکن بدقسمتی سے دوا اور ڈاکٹروں کے ہونے کے باوجود مریض آہستہ آہستہ مرتے چلے جاتے ہیں اور تاریخ گواہ ہے کہ ہم نے اپنے ماہرین کی خدمات سے فائدہ نہیں اٹھایا' ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا کہ اگر وزیراعظم کی سرپرستی حاصل رہے تو 2010ء پروگرام نہایت کامیاب ہو سکتا ہے' انہوں نے کہا کہ موٹروے کی کامیابی ایک مثالی کامیابی ہے یہاں لوگوں نے دیکھ لیا ہے کہ اگر وزیراعظم کسی چیز کا ارادہ کر لیں اور اس کی پشت پناہی کریں اور دلچسپی لیں تو وہ کام جسے لوگ ناممکن کہتے ہیں وہ بہت جلد ممکن ہو جاتا ہے اور وزیراعظم کی سرپرستی اس پروگرام کے لئے بہت ضروری ہے' انہوں نے کہا کہ اگر اس پروگرام کو کامیاب بنایا جائے تو یہ ملک 2010ء نہیں بلکہ 2005ء میں ہی وہ تمام چیزیں حاصل کر لے گا جس کے لئے ہم پیشگوئیاں کر رہے ہیں۔

(روزنامہ پاکستان لاہور 11۔ فروری 1998ء)

OOO

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

O محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ بیوہ محترم چوہدری محمد اسماعیل صاحب چک نمبر 565 گ-ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد مورخہ 6۔ فروری 1998ء کو وفات پا گئیں۔ ان کی عمر 82 سال تھی۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں مورخہ 7۔ فروری کو بعد از ظہر بیت المبارک میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال الثانی نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ جہاں قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب آف کنری پاک سندھ کی والدہ اور محترم چوہدری حفیظ احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ کی پھوپھی تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

O محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری علی محمد صاحب مورخہ 27 جنوری 1998ء بعمر 75 سال فیصل آباد میں وفات پا گئیں۔ اسی شام کو مکرم جمیل صاحب نے جنازہ پڑھایا بعد ازاں 121 ر۔ب گوکھوال میں تدفین ہوئی تدفین کے بعد محترم معلم صاحب نے دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم میاں اعجاز احمد صاحب مربی اطفال پاکستان کی والدہ تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

O مکرم فضل محمد صاحب ولد مکرم رحمت اللہ صاحب (وفات یافتہ) رفیق حضرت بانی سلسلہ آف راہوں ضلع جالندھر حال دارالیمن وسطی ربوہ مورخہ 98-2-3 کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

موصوف موصی تھے جنازہ و دعا مکرم عبدالعزیز صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ مورخہ 4۔ فروری کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

O مکرمہ نصرت متین صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نعیم اللہ صاحب 98-2-11 کو وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں بعمر 24 سال وفات پا گئی ہیں۔ احباب موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

بقیہ صفحہ 1

یکساں دنیاوی زندگی بسر کر رہے ہو کبھی نیکی کے نام پر کبھی بدی کے شوق میں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے پھر فرماتے ہیں۔

"یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان لاتا ہے اور اس کے ساتھ ا یک صافی تعلق پیدا ہوتا ہے۔ دنیا اور اس کی چیزیں اس کی نظر میں فنا ہو جاتی ہیں۔"

(از خطبہ 17۔ مئی 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 23 فروری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ بجٹ میں 150 اشیاء پر جنرل سیلز ٹیکس لگے گا۔ نفاذ کے لئے سخت اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے حکومت نے آئی ایم ایف کو یقین دہانی کرائی ہے کہ تین سال تک 300 اشیاء پر جنرل سیلز ٹیکس لگے گا۔ انکم ٹیکس کی وصولی کا ہدف بھی 5 فیصد بڑھا دیا جائے گا۔ 50 روپے کی خریداری پر رسید لازمی جاری کی جائے گی۔

○ تاجروں نے اعلان کیا ہے کہ ٹیکس گوشوارے طلب کئے گئے تو پہیہ جام کر دیں گے۔ حکومت ہمیں بے وقوف بنا رہی ہے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ہڑتال ہر صورت میں ہو گی۔ جنرل سیلز ٹیکس نافذ ہوا تو ملک میں مہنگائی کا طوفان آجائے گا۔

○ آئی ایم کے دباؤ پر بجلی کی قیمتوں میں 21 فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ وفاقی کابینہ نے منظوری دے دی ہے۔ اب 100 روپے کے بل پر 121 روپے ادا کرنا ہوں گے۔

○ مختلف اقتصادی ماہرین نے کہا ہے کہ بجلی کے نرخوں میں اضافہ سے مہنگائی بڑھے گی۔ اور صنعت و تجارت ٹھپ ہو جائے گی۔ نرخ بڑھانے کا فیصلہ ہر اعتبار سے غلط ہے۔

○ کابینہ نے نئی تعلیمی پالیسی کی منظوری دے دی ہے 15۔ مارچ تک عوامی آرا طلب کی گئی ہیں۔ حتمی اعلان 27۔ مارچ کو کیا جائے گا۔

○ نئی تعلیمی پالیسی کے تحت قرآن پاک کی تعلیم ناظرہ پرائمری سے مڈل تک لازمی ہو گی۔ جبکہ نویں جماعت سے یونیورسٹی کی سطح تک قرآن مجید باترجمہ کی تعلیم لازمی ہو گی۔ مزید برآں دینی مدارس میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ سائنس و اقتصادی مضامین کو لازمی قرار دے دے جائے گا۔ 21۔ یونیورسٹیاں 500 فنی کالج اور 250 تحقیقی مراکز قائم کئے جائیں گے کمزور مالی حیثیت کے 100 ذہین طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک بھجوایا جائے گا۔ دیہی علاقوں میں 45 ہزار نئے سکول کھولے جائیں گے۔

○ کابینہ ڈویژن نے نئی تعلیمی پالیسی کو ناقابل عمل قرار دے دیا ہے۔ اور پالیسی میں اہم تبدیلیاں کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے 1302 احکامات پر متعلقہ افسران نے عمل درآمد نہیں کیا۔ اس بات کا انکشاف وزیر اعلیٰ کی طرف سے بھجوائے جانے والے ڈائریکٹوز پر عمل درآمد کا جائزہ لینے والے اجلاس میں کیا گیا۔

○ کراچی میں دہشت گردوں نے دو ایرانی انجینئروں کو قتل کر دیا ہے۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ جس جگہ واردات ہوئی وہ ایرانی کلچر سنٹر کے قریب ہے۔ جہاں ہر وقت سیکورٹی ہوتی ہے۔ فرقہ وارانہ واردات کا اندیشہ ہے۔

○ تہران میں پاکستانی سفیر جاوید حسین کو وزارت خارجہ میں طلب کر کے دو ایرانیوں کے قتل کے واقعہ پر شدید احتجاج کیا گیا ہے۔

○ حکومت ایران نے کہا ہے کہ دہشت گردی نہ رکی تو پاکستان سے تعلقات خراب ہو سکتے ہیں۔ پاکستان دہشت گردوں کے خلاف سنجیدہ نہیں۔ ایرانی شہریوں کے لئے غیر محفوظ ہے۔ ایرانی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ ایسے واقعات کے ذمہ دار افراد کو پکڑنے اور انہیں سزا دینے میں پاکستانی حکام سنجیدہ نہیں ہیں۔

○ تحریک جعفریہ کے سربراہ علامہ ساجد نقوی نے کہا ہے کہ حکومت نے کچھ نہ کیا تو دہشت گردوں کے ٹھکانے خود تباہ کر دیں گے۔

○ صوبائی دارالحکومت میں پتنگ بازی کے شیدائیوں نے بسنت نائٹ کے بعد نان سٹاپ بسنت ڈے منایا۔ لاکھوں افراد ساری رات جاگنے کے بعد پھر چھتوں پر چڑھ گئے۔ اور کروڑوں روپے کی پتنگیں ہوا میں اڑا دیں۔ جس سے لاہور رنگ برنگی پتنگوں سے ڈھک گیا۔ بڑے ہوٹلوں اور بلند و بالا عمارتوں کی چھتوں پر خصوصی بسنت میلے۔ گورنر اور مختلف حکومتی و اپوزیشن شخصیات۔ سفارت کار وغیرہ شریک تھے۔ بسنت میلے کے موقع پر امریکی سفارت کار اور سیاسی لیڈروں نے بھنگڑے ڈالے۔ لاہور میں بسنت پر تمام پابندیوں کی دھجیاں بکھیر دی گئیں۔

○ وزیر اعظم نے بسنت میلے کے پروگراموں میں شرکت سے معذرت کر کے زیادہ وقت رائے ونڈ فارم میں گذارا۔

○ قانون کے رکھوالے لاہور پولیس کے اہلکاروں نے اپنی گاڑیاں محکمہ ایکسائز سے رجسٹر کروانے سے انکار کر دیا ہے۔ پولیس نے 80 گاڑیوں پر جعلی نمبر لگائے ہوئے ہیں۔

○ بلوچستان میں حکومت کی جے ڈبلیو پی کی علیحدگی سے بحران سنگین ہو گیا ہے۔ مسلم لیگ نے حکومت بنانے کی کوششیں تیز کر دیں۔

○ موٹروے پر چلتی کوچ میں پانچ مسلح ڈاکوؤں نے مسافروں کو جان سے مار دینے کی دھمکی دے کر لوٹ لیا۔ کوہستان مسافر کوچ راولپنڈی سے آ رہی تھی۔ ڈاکو سوا دو لاکھ کی نقدی اور طلائی زیورات لے کر اندھیرے میں فرار ہو گئے۔

○ بہاولپور میں شوگر مل پر ڈاکوؤں نے حملہ کر کے دو ملازم ہلاک اور 5 زخمی کر دیئے ہیں۔

○ کراچی میں امام بارگاہ کے قریب بم دھماکہ سے 7۔ افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ اسی طرح بی بی سی کی اطلاع کے مطابق کورنگی (کراچی) کے علاقہ میں فائرنگ سے دو بچوں سمیت 7۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ سپاہ محمد فیصل آباد کے سالار سجاد حسین شمس کو تشدد کر کے ہلاک کر دیا گیا۔ نعش ریلوے لائن کے قریب سے ملی۔ حادثہ کا بھی شبہ ہے۔

○ کوٹ ادو کے نواحی قصبہ میرپور پھاگل میں نامعلوم افراد نے ایک امام مسجد کو قتل کر دیا ہے۔

○ پاکستان میں مصر کے سفیر ڈاکٹر نعمان جلال نے کہا ہے کہ پاکستانی حکومت مسلم انتہاپسندوں کے خلاف ہمارے جنگی تجربہ سے فائدہ اٹھائے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو۔ آصف علی زرداری اور نصرت بھٹو کی نااہلی کے ریفرنس تیار کر لئے گئے ہیں۔

○ امریکی صدر کلنٹن نے عراق پر حملہ کے منصوبہ کی منظوری دے دی ہے۔

○ متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ زید بن سلطان النہیان نے کہا ہے کہ عراق سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ امریکہ نے حملہ کیا تو مشرق و مغرب اور مسلمانوں کے تعلقات متاثر ہوں گے۔

○ مصری طلباء نے قرآن پاک اٹھا کر عراق کی حمایت میں مظاہرہ کیا۔

○ ہزاروں امریکی عوام نے وائٹ ہاؤس کے سامنے عراق پر امریکی حملہ کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اسی طرح پیرس میں بھی ہزاروں افراد نے عراق کے حق میں نعرے لگائے۔

○ مختلف مکاتب فکر کے علماء نے لاؤڈ سپیکر پر پابندی کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان میں ناچ گانے اور پاکستان کے خلاف بولنے والوں پر پابندی نہیں تو ہم خطبہ جمعہ کے لئے لاؤڈ سپیکر پر پابندی کو قبول کیوں کریں۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا کہ حکومت ایسا طریقہ وضع کر رہی ہے جس کے تحت آئندہ اساتذہ کو گریڈ کی بجائے بہتر تعلیمی قابلیت کی بنا پر تنخواہ دی جائے گی۔

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر دمہ۔ کینسر۔ بلڈ پریشر۔ تپ دق۔ السر ایگزیمہ۔ نرینہ اولاد۔ لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی 3 فون 213207

جرمن سیلڈ ہومیو پیتھک ادویات متعلقہ سامان اور 117 ادویات کا خوبصورت بریف کیس تھوک و پرچون میں دستیاب ہے۔
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز راجیکی روڈ ربوہ
766 :

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
(اوقات آجکل) صبح 9½ تا 1½ بجے
شام 4½ تا 8 بجے
ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹیشنر آف 1937
ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی Qualified Homoeopath
فون یا خط سے بھی مشورہ کر سکتے ہیں
211186

ہوالشافی
شعبہ تشخیص و تجویز
ہمارے دواخانہ میں تجربہ کار اطباکرام کی زیر نگرانی تشخیص و تجویز کا سلسلہ جاری ہے اگر آپ یا آپکے کوئی عزیز کسی مرض میں مبتلا ہوں راولپنڈی اور گردونواح کے حضرات تسلی بخش علاج کیلئے مطب میں تشریف لائیں اور مفت مشورہ حاصل کریں اور جو حضرات کسی وجہ سے مطب میں نہ آسکتے ہوں، جوابی لفافہ بھیج کر تشخیص فارم طلب کریں۔
آپ کا خادم
ناظم اعلیٰ
دواخانہ حکیم اکمل خان نزد السفار مرچوک صادق آباد راولپنڈی فون: 429000

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

سنگ مرمر کے کتبے، کچن ویئر، می سلیب اور ماربل کے دیگر کاموں کیلئے مناسب ریٹ پر کام کیلئے ہمیشہ یاد رکھیں
رفیق ماربل ڈیزائنرز نزد دفاتر انصاراللہ یادگار روڈ۔ ربوہ
فون دکان 999 — گھر 212891

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں • ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں
رابطے:
• سرگودھا فخر اسٹیٹ ایجنسی فخر احمد
212464/0341-775060 موبائل
• راولپنڈی اسلام آباد
لیڈرز محمد احمد خان
دفتر 552388 رہائش 593883
• ربوہ
پولٹری ماسٹر خالد۔ زاہد
دفتر: 213115